11واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعرات 11 دسمبر 2014ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:

1۔ امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

2۔ محنت و انسانی وسائل

بروز بدھ 12 مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور میں اسٹیڈیم کے قیام کی تفصیلات

*121: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں کوئی اسٹیڈیم و گراونڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شہر میں سابقہ حکومتوں نے سٹیڈیم بنانے کے وعدے کئے جو آج تک پورے نہ ہوئے؟

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بصیر پور تحصیل دیپال پور میں سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2013 تاریخ ترسیل 20 جون 2013)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ماضی میں صوبائی اور ضلعی حکومت کی طرف سے تجویز نہ ملنے کی صورت میں تعمیر نہ ہو سکی۔

(ج) سر دست ایسی کوئی تجویز حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔ تحصیل یا ضلعی حکومت سے کوئی تجویز آنے پر قانون کے مطابق مناسب کارروائی کی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 7 اگست 2013)

بروز بدھ 12 مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال

پنجاب ٹورازم بس سروس شروع کرنے کی تفصیلات

*345: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کی بس سروس لاہور ملتان، ملتان لاہور اور لاہور راولپنڈی، راولپنڈی لاہور چلتی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سروس کو بند کیا جا چکا ہے اگر ہاں تو اس بس سروس کو بند کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز کیا حکومت اس اہم اور منافع بخش بس سروس کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2013)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ یہ بس سروس مذکورہ روٹس پر چلتی تھی۔

(ب) جی ہاں اس بس سروس کو بند کیا جا چکا ہے اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ TDCP کا بس ٹرمینل شہر کے اندر واقع تھا اور حکومتی پالیسی کے تحت تمام بس ٹرمینلز کو شہر سے باہر منتقل کر دیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ پرائیویٹ سیکٹر میں اب تمام روٹس پر معیاری بس سروس چلائی جا رہی ہے اس لئے گورنمنٹ کو یہ سروس دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ اس لئے مذکورہ بس سروس کو بند کر دیا گیا مزید یہ کہ محکمہ کا مستقبل میں بس سروس شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 جولائی 2013)

جہلم شہر دریائے کے کنارے پر گرین بیلٹ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*765: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 6 سال قبل جہلم شہر کی حدود میں دریائے جہلم کے کنارے گرین بیلٹ بننا شروع ہوئی اور پھر اس پر کام رک گیا؟

(ب) مذکورہ کام کب شروع ہوا اور آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) مذکورہ کام کے پراجیکٹ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) حکومت مذکورہ کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2013ء تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ 6 سال قبل جہلم شہر کی حدود میں دریائے جہلم کے کنارے گرین بیلٹ بننا شروع ہوئی تھی۔

(ب) تفریحی پارک بنانے کا کام شروع نہ ہو سکا جس کی تفصیل جزو (ج) میں دی گئی ہے۔

(ج) 6 سال قبل وزیر اعلیٰ کے حکم پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم نے دریائے جہلم کے کنارے تفریحی پارک بنانے کے لئے 525 کنال اور دس مرلہ جگہ تجویز کی جو کہ محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہے اور اس جگہ کا حدود اربعہ ایک پٹی کی صورت میں دریائے جہلم کے دائیں کنارے پر ہے۔ اس جگہ کی چوڑائی اوسطاً 177 فٹ اور لمبائی 1 کلو میٹر ہے۔

ٹی ڈی سی پی کے فیلڈ آفیسر نے اس جگہ کا جائزہ لیا اور اس جگہ کو تفریحی پارک بنانے کے لئے مناسب نہ سمجھا کیونکہ یہ جگہ محکمہ آبپاشی نے بند بنانے کے لئے لی تھی اور محکمہ آبپاشی نے اس جگہ کو اس شرط پر دینے کی اجازت دی کہ وہ کسی بھی وقت اس جگہ کو سیلاب کی روک تھام کے لئے واپس لے سکتا ہے۔

مزید برآں محکمہ آبپاشی نے یہ شرط بھی لگائی کہ یہاں کسی بھی قسم کا اسٹرکچر بھی نہیں بنایا جا سکتا۔ اس جگہ کو سیلاب کا خطرہ بھی تھا۔ ان مجبوریوں کی وجہ سے اس جگہ کو تفریحی پارک بنانے کے لئے مناسب نہ سمجھا گیا اور یہاں پر کام شروع نہ ہو سکا۔

(د) مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر کام شروع ہی نہیں ہو سکا اور نہ شروع کیا جا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 فروری 2014)

شیخوپورہ: مزدوروں کی ویلفیئر کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1200: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ میں مزدوروں کی ویلفیئر کے لئے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ادارے صنعتی مزدوروں کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

(ج) شیخوپورہ میں محکمہ کے زیر کنٹرول کتنی فیکٹریاں وکارخانے رجسٹرڈ ہیں۔ان میں کتنے کتنے مزدور اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اوران مزدوروں کو محکمہ کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) شیخوپورہ میں درج ذیل ادارے مزدوروں کی ویلفیئر کے لیے کام کر رہے ہیں

(i) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ، محکمہ محنت وانسانی وسائل حکومت پنجاب۔

(ii) پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن (PESSI)

سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت شیخوپورہ میں قائم رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں کے تحفظ یافتہ کارکنان کو صحت کی مفت سہولیات ونقد مالی مراعات مہیا کرنے کے لیے ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام ایک دفتر ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکورٹی شیخوپورہ 50 بستروں پر مشتمل ایک بڑا سوشل سیکورٹی ہسپتال شیخوپورہ اور 5 طبی مراکز قائم کیے گئے ہیں۔

(iii) پنجاب ورکر ویلفیئر بورڈ / فنڈ

(ب)(i) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ میں تعینات فیلڈ آفیسرز مزدوروں کی ادائیگی اجرت، شرائط ملازمت، حالات کار وغیرہ کے علاوہ بھرتی ودیگر مراعات کی بابت فیکٹریز مالکان کو چیک کرتے رہتے ہیں تاکہ مزدوروں کو صوبے میں رائج مروجہ قوانین کے تحت مراعات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ خلاف ورزی کی صورت میں محکمانہ پالیسی کے مطابق چالان مرتب کرکے جوڈیشل مجسٹریٹ کے پاس بھیج دیئے جاتے ہیں۔

(ii) سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن، حکومت پنجاب

سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن حکومت پنجاب کے طبی مراکز و ہسپتال شیخوپورہ کے تحفظ یافتہ کارکنان، ان کے لواحقین بشمول والدین کو علاج معالجہ اور نقد مالی معاوضہ جات کی مد میں جو سہولیات مہیا کرتے ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ

پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ صنعتی مزدوروں کو مندرجہ ذیل سہولتیں مہیا کرتا ہے۔

میرج گرانٹ: مزدور کی بچیوں اور خواتین ورکرز کو ان کی اپنی شادی پر مبلغ پانچ لاکھ گرانٹ دی جاتی ہے۔

ڈیتھ گرانٹ: مزدور کی وفات کی صورت میں مبلغ پانچ لاکھ روپیہ بیوہ / ورثا کو ادا کیا جاتا ہے۔

ٹیلنٹ سکالرشپ: مزدور کا جو بچہ میٹرک کے بعد تعلیم حاصل کرتا ہے اس کو سکالرشپ ادا کیا جاتا ہے۔

ورکر ویلفیئر سکول: ضلع بھر میں ورکرز کے بچوں کے 6 سکول کام کر رہے ہیں جس میں مزدوروں کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

رہائشی سہولتیں: ضلع بھر میں ورکرز کی رہائش کے لیے 4 لیبر کالونیاں بنائی گئی ہیں۔

(ج)(i) دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ میں 446 رجسٹرڈ فیکٹریز اور 205 رجسٹرڈ بھٹہ خشت ہیں۔ جن میں تقریباً 87,593 ورکرز کام کر رہے ہیں۔ محکمہ ان مزدوروں کی اُجرت کی ادائیگی کو یقینی بناتا ہے۔ ان کی شرائط ملازمت اور اوقاتِ کار وغیرہ پر قانون کے مطابق عمل درآمد کو یقینی بناتا ہے ۔مزدوروں کی ادائیگی اجرت میں خلاف ورزی کی صورت میں دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر شیخوپورہ میں عدالت اتھارٹی انڈر دی پیمنٹ آف ویجز ایکٹ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے اور ورکرز کی وفات اور حادثات کی صورت میں کمشنر معاوضہ جات کی عدالت ورکرز کے معاوضہ کی ادائیگی کو یقینی بناتی ہے۔

(ii) سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن، حکومت پنجاب

ادارہ سماجی تحفظ کے ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سیکورٹی شیخوپورہ کے علاقے میں قائم رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں اور ان میں ملازمت کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد درج ذیل ہے۔

رجسٹرڈ صنعتی اداروں کی تعداد	تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد
1,027	37,446

محکمہ محنت وانسانی وسائل کی جانب سے مزدوروں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کی تفصیل جزو(ب) میں اور ضمیمہ (الف) میں دی جاچکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مئی 2014)

ضلع جہلم: ٹورنامنٹس کا انعقاد و دیگر تفصیلات

*1185: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ نے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ کروائے اور ان پر اخراجات کیا آئے؟

(ب) ضلع جہلم میں خواتین کی سپورٹس کے لیے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) کیا ضلع جہلم میں سپورٹس اسٹیڈیم تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(د) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کن مقاصد کے لیے بنائی جاتی ہے اور ضلع جہلم میں کون کون سے ممبران پر کمیٹی مشتمل ہے؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ضلع جہلم میں 12-2011 میں پنجاب سپورٹس فیسٹیول 2012 تحصیل مقابلہ جات سے صوبائی مقابلہ جات اور لوکل سپورٹس مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن پر مبلغ -/18,56,333 روپے خرچ ہوئے۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 13-2012 میں پنجاب یوتھ

سپورٹس فیسٹیول 2012 تحصیل مقابلہ جات سے صوبائی مقابلہ جات اور لوکل سپورٹس مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن پر مبلغ -/14,97,725 روپے خرچ ہوئے۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جہلم میں خواتین کے مقابلے سکول اور کالج کی سطح پر کروائے جاتے ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر جہلم ڈسٹرکٹ میں خواتین کا کھیلوں کی طرف رجحان نہ ہے۔اس کے باوجود ایک بڑا پراجیکٹ انٹرنیشنل سائیز جمنیزیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔اس کے بعد خواتین کو بہت سے کھیلوں کے مواقع مہیا کیئے جائیں گے جو کہ اس سے پہلے جہلم میں سہولت موجود نہ ہے۔

(ج) ضلع جہلم میں جگہ کی قلت کی وجہ سے اسٹیڈیم کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ پہلے سے تعمیر شدہ اسٹیڈیم پنڈ دادنخان، منی اسٹیڈیم سوہاوہ اور سید ضمیر جعفری اسٹیڈیم جہلم موجود ہیں اور گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز جہلم کی گراؤنڈ اپ گریڈ جا چکی ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول چک جمال کی گراؤنڈز زیر تعمیر ہے۔انٹرنیشنل سائز جمنیزیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ جس میں ان ڈور تمام کھیلوں کی سہولیات خواتین و مردوں کے لئے فراہم ہوں گی۔

(د) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی / کونسل ضلع میں کھیلوں کی ترویج و ترقی کے لئے بنائی جاتی ہے۔ ضلع جہلم کے ممبرانوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 نومبر 2013)

ضلع لاہور: ورکرز کو بیماری کی صورت میں ادا کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*2425: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2012 میں پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوٹ نے ضلع لاہور میں کتنے ورکرز کو بیماری کی صورت میں ایک سال میں 121 دن کی اجرت کا 75 فیصد معاوضہ ادا کیا، کتنے رجسٹرڈ کارکنوں کی درخواستیں وصول ہوئیں، کتنوں کو ادائیگی کی گئی؟

(ب) ضلع لاہور کے رجسٹرڈ ورکرز کو دوران کار زخمی / انتقال کر جانے کی صورت میں پنشن کی مد میں اجرت کے مساوی کتنی رقم سال 2012 میں ادا کی گئی؟

(ج)اس عرصہ کے دوران کتنے رجسٹرڈ ورکرز کا ناگزیر حالات میں دوسرے ہسپتالوں میں علاج کروایا گیااوران کے علاج کے کتنے اخراجات ادا کئے گئے، کیا ایسے رجسٹرڈ ورکرز بھی تھے جن کا علاج / طبی سہولیات ملک میں مہیا نہ ہونے کی وجہ سے بیرون ملک کروایا گیا،اگر جواب ہاں میں ہے تو کتنے ورکرز پر کتنا خرچ ہوا؟

(د) پنجاب سوشل سکیورٹی نے ضلع لاہور میں 2012 میں کتنے ہسپتالوں میں داخل یا ٹی بی اور کینسر کے مریض رجسٹرڈ کارکنوں کو خوراک کے لئے یومیہ خرچہ ادا کیا،اس عرصہ میں کتنے ورکرز کو کتنا خرچہ دیا گیا؟

(تاریخ وصولی 09 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 12 دسمبر 2013)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف)ادارہ سماجی تحفظ میں سال 01.01.2012 تا 31.12.2012 کے دوران ضلع لاہور میں رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی جانب سے 3310 درخواستیں وصول ہوئیں اور تمام درخواست گزاروں کو۔/1,25,69,420 روپے بطور معاوضہ برائے بیماری ادا کیے گئے۔

(ب) ضلع لاہور کے تحفظ یافتہ کارکنان کو دوران کار زخمی ہونے،اس بناء پر معذوری یا انتقال کر جانے کی صورت میں کارکن کی اجرت اور معذوری کی شرح کے مطابق بالترتیب انجری بینفٹ، معذوری پنشن یا رقم برائے تجہیز و تکفین دی جاتی ہے سال 01.01.2012 تا 31.12.2012 کے دوران ضلع لاہور میں کل 41 کارکنان کو پنشن کی مد میں۔/10,45,317 روپے دیئے گئے۔

(ج) سال 2012 کے دوران ضلع لاہور میں کل 1168 مریض کارکنان کو ناگزیر حالات میں دوسرے ہسپتالوں میں علاج معالجہ کے لیے بھیجا گیا کارکنان کے علاج معالجہ پر اُٹھنے والے اخراجات کی مد میں۔/28,26,873 روپے ادا کیے گئے۔ جبکہ صرف ایک مریض کو پاکستان میں سہولت نہ ہونے کی بنا پر بیرون ملک بھیجا گیا جس پر۔/934,936 روپے خرچ ہوئے۔

(د)ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی نے ضلع لاہور میں قائم 03ہسپتالوں میں سال 2012 میں داخل، ٹی۔بی۔اور کینسر کے مریضوں کو یومیہ خرچہ خوراک ادا کیا ہسپتالوں کے نام اور خرچہ خوراک کی مد میں اُٹھنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع لاہور میں قائم ہسپتال و خرچہ خوراک کی تفصیل

(برائے سال 2012 01.01.2012تا31.12.2012)

نام ہسپتال	داخل مریضوں کی تعداد	ٹی۔بی مریضوں کی تعداد	کینسر مریضوں کی تعداد	ٹوٹل خرچہ خوراک
نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور	21191	496	1110	86,44,725/-
سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ	5789	51	---	16,75,000/-
سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت لاہور	528	--	---	3,51,100/-
میزان	27508	547	1110	1,06,70,825/-

(تاریخ وصولی جواب 27 فروری 2014)

محکمہ سیاحت کے گیسٹ ہاؤسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1365: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مری شہر سمیت دیگر کتنے شہروں میں محکمہ کے زیر انتظام گیسٹ ہاؤسز ہیں؟

(ب) سال 2009-10 تا 2012-13 محکمہ سیاحت کے کتنے اخراجات ہوئے اور کتنی آمدنی ہوئی، اگر آمدنی کم ہوئی ہے تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) حکومت سیاحت کو فروغ دینے اور اس کو پنجاب میں مزید پھیلانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو بتایا جائے؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013)

جواب

وزیرامورنوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف)ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب(TDCP)کامری میں رہائش کے لئے کوئی بھی ٹورسٹ ریزارٹ نہیں ہے۔TDCPنے پنجاب کے کئی اضلاع میں سیاحوں کی تفریح / سہولت کے لئے ٹورسٹ ریزارٹ تعمیر کر رکھے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبرشمار	ضلع	مقام	سہولت
1	لاہور	جلوپارک	16کمرے مع باتھ
2	قصور	چھانگامانگا	5بیڈز مع باتھ
3	چکوال	کلرکہار	12کمرے مع باتھ
4	بہاول پور	لال سوہانرانیشنل پارک	10کمرے
5	ڈیرہ غازی خان	فورٹ منرو	5بیڈز

(ب)

سال	آمدن	اخراجات	نفع	نقصان	ریمارکس	کمنٹس
2009-10	221,330,153	225,157,283	-	3,827,130	آڈٹ شدہ اکاؤنٹس سے	مختلف اخراجات بشمول فزی بیلٹی سٹڈی میں زیادتی کی وجہ سے اخراجات آمدن سے 3.827ملین روپے زیادہ ہوئے۔
2010-11	245,722,586	240,227,397	5,495,189	_	آڈٹ شدہ اکاؤنٹس سے	_
2011-12	227,103,807	243,884,540	-	16,780,670	آڈٹ شدہ اکاؤنٹس سے	پے سکیلز میں اضافہ کی وجہ سے لاگو قوانین اور ادارہ کے رولز کے مطابق

						سال 2011-12ء میں 34.235 ملین روپے گریجوٹی کی مد میں مستقبل کی ادائیگی کے لئے رکھے گئے تھے۔ جبکہ حقیقی ادائیگی 2.896 ملین روپے تھی۔ اگر مستقبل میں گریجوٹی کی ادائیگی کے لئے رکھی گئی 34.234 ملین روپے کی رقم نکال دی جائے تو ادارہ کا منافع 17.454 ملین روپے بنتا ہے۔
2012-13	221,225,037	224,507,177	–	3,282,140	پروویژنل اکاؤنٹس سے	سال 2012-13ء کی مکمل پوزیشن، اس سال کا آڈٹ مکمل ہونے پر واضح ہوسکے گا۔

(ج)

❖ پتریاٹہ پر لگائی گئی چیئر لفٹ کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور سیاحوں کا اذیت ناک انتظار ختم کرنے کے لئے محکمہ ہذا الیکٹرانک سسٹم متعارف کروا رہا ہے تاکہ سیاحوں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ اس کے علاوہ سیاحوں کی حفاظت کے لئے چیئر لفٹ اور کیبل کار کو مزید محفوظ بنانے کے لئے عمل درآمد ہو رہا ہے۔

❖ مری میں سیاحوں کی تفریح کے لئے سفاری ٹرین چلائی گئی ہے اور یہ پاکستان میں پہلی دفعہ متعارف کروائی گئی ہے جو کہ سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔اس کے پلیٹ فارم کو مزید خوبصورت اور سہولیات سے آراستہ کیا جارہا ہے۔

❖ ضلع بہاول پور میں لال سوہانرا نیشنل پارک کے مقام پر محکمہ ہذا کا ریزارٹ اپ گریڈیشن کے آخری مراحل میں ہے اور عنقریب سیاحوں کے لئے کھول دیا جائے گا۔

❖ ضلع چکوال میں کلر کہار کے مقام پر ٹی ڈی سی پی نے ایک ایئر کنڈیشنڈ ریزارٹ تعمیر کر رکھا ہے ریزارٹ پر موجود قدرتی جھیل کو مزید سہولیات سے آراستہ کیا جارہا ہے اور اسے آلودگی اور ناجائز تجاوزات سے بچانے کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ علاقے کے سیاحتی مراکز کا نقشہ تیار کیا گیا ہے اور سیاحوں کی سہولیات کے پیش نظر ٹورز کا بھی انعقاد کیا جارہا ہے۔

❖ جنوبی پنجاب کی ترقی اور سیاحت کو فروغ دینے کے لئے محکمہ ہذا فورٹ منرو ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر چیئر لفٹ لگانے اور کوٹ مٹھن ضلع راجن پور میں ریزارٹ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 28 ستمبر 2013)</u>

<u>صوبہ کے پٹرول پمپس پر کم از کم دس فیصد پٹرولیم مصنوعات پیمائش سے کم فراہم کرنے کی تفصیلات</u>

*2426:<u>ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پٹرول پمپس کے پیمانہ چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لیبر پر عائد ہوتی ہے ؟ کن محکمہ کی کوتاہی، نااہلی اور منتھلیاں وصول کرنے کے نتیجہ میں زیادہ تر پٹرول پمپ کم از کم دس فیصد پٹرولیم مصنوعات پیمائش سے کم مہیا کرتے ہیں؟

(ب) 2012-13 میں کیٹیگری "اے" اور "بی" میں کتنے چالان کم پیمائش کرنے پر صوبہ پنجاب میں کیئے گئے، کتنا جرمانہ وصول پایا گیا اور کیا کسی پٹرول پمپ کو سیل بھی کیا گیا، اس طرح کیٹیگری

"سی" کے اضلاع میں کم پیمائش کرنے پر کتنے چالان ہوئے، کتنا جرمانہ وصول ہوا اور کتنے پٹرول پمپ سیل کئے گئے؟

(ج) پٹرول پمپس پر صحیح معیار کے مطابق پیمانہ رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے، مزید آئندہ کیا مؤثر منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 09 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 12 دسمبر 2013)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پٹرول پمپس کے پیمانہ جات چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لیبر پر عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں پنجاب گورنمنٹ کی ہدایت پر ناپ تول کی چیکنگ کے سلسلے میں خصوصی مہم شروع ہے۔ محکمہ محنت اس سلسلے میں کم پٹرول ناپنے پر پٹرول پمپس کو بند کر دیتا ہے اور اس کے چالان عدالت میں بھیج دیئے جاتے ہیں اور پھر عدالت ان پر جرمانہ عائد کرتی ہے۔ محکمہ محنت کے افسران بڑی تندہی اور دیانتداری سے یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں تاکہ عوام کو فائدہ پہنچ سکے۔ وہ پٹرول پمپس جن کا پیمانہ کم پایا جاتا ہے ان کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جاتا ہے ان کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جاتی۔

(ب) 13-2012ء میں کیٹیگری "اے" اور "بی" اضلاع میں 10174 پٹرول پمپس چیک کیے گئے جن میں کم ناپنے پر 1252 چالان کئے گئے اور 30 پمپس سیل کئے گئے۔ مجاز عدالت نے چالان کا فیصلہ کرتے ہوئے ان کو مبلغ -/2406345 روپے جرمانہ کیا۔ کیٹیگری "سی" کے اضلاع میں 3285 پٹرول پمپس چیک کیے گئے۔ کم پیمائش کرنے پر 390 چالان کئے گئے اور 31 پمپس سیل کئے گئے۔ مجاز عدالت نے مبلغ -/3,50,100 روپے جرمانہ عائد کیا۔

(ج) محکمہ محنت نے جناب وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایت پر پٹرول پمپس کی چیکنگ مزید سخت کر دی ہے اور پنجاب کے تمام اضلاع کے افسران روزانہ کی بنیاد پر کارکردگی رپورٹ ارسال کر رہے ہیں۔ چیکنگ کے نظام کو مزید فعال بنانے کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ نے محکمہ محنت کے تعاون سے

ایک ویب سائٹ تیار کی ہے۔اب تمام اضلاع کا انسپیکٹنگ سٹاف ڈائریکٹ روزانہ کی بنیاد پر اس پر اپنا ڈیٹا فیڈ کریں گے اور ساتھ چیکنگ کی تصاویر بھی لوڈ کریں گے۔

مزید یہ کہ چیک کرنے والا آفیسر چیکنگ کے بعد اپنی انسپیکشن رپورٹ پٹرول پمپس پر چسپاں کر رہا ہے کہ عوام بھی دیکھ سکے اور موقع پر پیمانہ چیک کر سکے۔اس سلسلے میں ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر کے دفتر سے پانچ ٹیمیں بھی تشکیل دی گئی ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر اوزان و پیمائش چیک کرتی ہیں۔پیمانہ کم ہونے پر پیمائش پٹرول پمپس سیل کر دیتی ہیں اور رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر پنجاب گورنمنٹ کو ارسال کی جاتی ہے۔ عوام الناس کی آسانی کے لئے ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر کے دفتر میں ٹال فری نمبر 080055444 بھی موجود ہے اگر کسی بھی ناپ تول کے سلسلے میں کوئی شکایت ہو تو وہ اس نمبر پر دفتری اوقات میں اپنی شکایت درج کرواسکتا ہے۔ جس کا فوری طور پر ازالہ کیا جاتا ہے اور شکایت کنندگان کو اس سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 فروری 2014)

لاہور: مغل بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی کے مقبرہ کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2670: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 144 بیگم پورہ لاہور میں مغل دور کے بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی کا مقبرہ ہے؟

(ب) مذکورہ مقبرہ کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مقامی بااثر لوگوں نے مقبرہ کی چار دیواری مسمار کر دی ہے اور مقبرہ کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے؟

(د) اگر جز وہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب اس تاریخی مقبرہ کی زمین کو بااثر لوگوں کے قبضہ سے چھڑانے اور مقبرہ کی عمارت کو مسمار ہونے سے بچانے کے لئے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 30 نومبر 2013)

جواب

وزیرامورنوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف)پی پی 144 بیگم پورہ لاہور میں مغل دور کے بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی سے منسوب کوئی مقبرہ موجود نہ ہے تاہم اس علاقہ میں "دائی انگہ "کا مقبرہ موجود ہے جو شاہ جہاں کی دائی تھی۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ بادشاہ جہاں کی بیٹی سے منسوب کوئی مقبرہ نہ ہے تاہم ایک مقبرہ "دائی انگہ" کے نام سے موجود ہے جس کا رقبہ تقریباً 3 کنال ہے۔

(ج) دائی انگہ کا مقبرہ گلابی باغ کے اندر واقع ہے۔ یہ مقبرہ ایک باغ کے اندر تعمیر کیا گیا تھا تاہم سکھ عہد میں یہ باغ ختم ہو گیا اور اس کی زمین کا انتقال مختلف لوگوں کے نام کر دیا گیا۔ محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق یہاں کسی قم کا قبضہ نہیں ہے اور تمام لوگ اس جگہ کے 1960ء سے قبل کے مالک ہیں۔ PHA کو تجویز دی گئی ہے کہ اگر وہ مقبرہ کے باغ کو توسیع دینا چاہتے ہیں تو مقبرہ کے مغرب میں واقع نجی اراضی کے مکانات کو خرید لیا جائے اور باغ کی توسیع کر دی جائے۔

(د) جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مقبرہ "دائی انگہ " کی زمین پر کسی قسم کا قبضہ نہ ہے لہذا حکومت پنجاب کسی کے خلاف کارروائی کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 اپریل 2014)</u>

<u>گوجرانوالہ: محکمہ محنت وانسانی وسائل کے اختیارات سے متعلقہ تفصیلات</u>

*3833: <u>چودھری اشرف علی انصاری:</u> کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنے بوائز اور گرلز سکول ہیں جو پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سکولز کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان تمام سکولوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کب سے خالی ہیں، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج مذکورہ سکولوں کو سال 12-2011ء اور 13-2012ء میں کل کتنے فنڈز دیئے گئے اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2014ء تاریخ ترسیل 5 مئی 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں چھ سکول کام کررہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام وپتہ
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) پیپلز کالونی گوجرانوالہ
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) پیپلز کالونی گوجرانوالہ
3	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء وطالبات)(سیکنڈ شفٹ) پیپلز کالونی گوجرانوالہ
4	ورکرز ویلفیئر ہائی سکول (طلباء) گلشن کالونی گوجرانوالہ
5	ورکرز ویلفیئر ہائی سکول (طالبات) گلشن کالونی گوجرانوالہ
6	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول (طلباء وطالبات)(سیکنڈ شفٹ) گلشن کالونی گوجرانوالہ

(ب) ان تمام سکولوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف کی 296 منظور شدہ اسامیاں اور 65 خالی اسامیاں ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں کو سال 12۔2011ء میں 14 کروڑ 9 لاکھ 53 ہزار روپے اور 13۔2012ء میں 12 کروڑ 12 لاکھ 78 ہزار 5 سو 61 روپے فنڈز دیئے گئے۔ سکول وائز فنڈز اور اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2014)

ضلع بہاول پور: ٹورنامنٹس کا انعقاد واخراجات کی تفصیلات

*2906: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاول پور شہر میں محکمہ سپورٹس کے تحت کتنے گراؤنڈز ہیں؟

(ب) یہ کب تعمیر کئے گئے اور ان گراؤنڈز کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟

(ج)ان گراونڈز میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کن کن کھیلوں کے کتنے ٹورنامنٹس کروائے گئے؟

(د)ان ٹورنامنٹس پر کتنے اخراجات ہوئے، سال وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 04اکتوبر2013ء تاریخ ترسیل 22دسمبر2013)

جواب

وزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف)بہاول پور شہر میں محکمہ سپورٹس کے پاس ڈرنگ سٹیڈیم ہے جہاں تمام کھیلوں کی سہولیات میسر ہیں۔ آسٹروٹرف کی سہولت میسر ہے۔انڈور گیمز کے لیے ایک جمنیزیم اور ایک سپورٹس ہال زیر تعمیر ہے۔

(ب)ڈرنگ سٹیڈیم بہاول پور قیام پاکستان سے پہلے کا ہے۔

آسٹروٹرف ہاکی سٹیڈیم سال 2006ء میں مکمل ہوا تھا۔

تمام گراونڈ قابل استعمال ہیں۔

(ج)

سال	نام گیم بوائز	تعداد ٹورنامنٹ
2008-09ء	والی بال، ہاکی، ایتھلیٹکس، سکوائش، ٹیبل ٹینس، باسکٹ بال	06
2009-10ء	کرکٹ بلائنڈ/ڈیف، فٹبال، سکوائش، ہینڈ بال، ریسلنگ CM کپ تمام کھیل میل/فی میل گیمز	45
2010-11	ہاکی، ووشو، بلائنڈ کرکٹ، فٹبال، باسکٹ بال، ہاکی گرلز، کرانے، CM کپ، 13گیمز سکولز/کالج/یونیورسٹی لیول	45
2011-12	ریسلنگ، ہاکی، ٹیبل ٹینس، شوٹنگ بال، بلائنڈ کرکٹ، کرکٹ میلہ، سکوائش، ٹی ٹوئنٹی کرکٹ، پنجاب سپورٹس فیسٹیول آل گیمز	23
2012-13	ہاکی، فٹبال، ریسلنگ، کرکٹ ٹی ٹوئنٹی، کرکٹ بلائنڈ، بیڈمنٹن، تیکوانڈو، گرلز ہاکی، باڈی بلڈنگ، سکولز بوائز18، گیمز/گرلز20، گیمز، پنجاب یوتھ فیسٹیول18 گیمز	57

(د)

سال	اخراجات
2008-09	0.161 (M)
2009-10	2.023 (M)
2010-11	5.644 (M)
2011-12	1.436 (M)
2012-13	6.322 (M)

(تاریخ وصولی جواب 7 مارچ 2014)

گھریلو ملازمین بچوں سے متعلقہ قانون سازی کے بارے میں تفصیلات

*3889: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دسمبر 2010ء سے جنوری 2014ء تک گھروں میں کام کرنے والے 20 سال سے زائد بچوں کی اپنے مالکان کے ہاتھوں تشدد سے ہونے والی اموات کے باوجود گھریلو بچہ مزدوری کو بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991ء کے تحت ممنوعہ شعبہ جات کی فہرست میں کیوں شامل نہیں کیا جا رہا؟

(ب) کیا حکومت نے مستقبل میں گھریلو بچہ مزدوروں کو ذہنی، جسمانی اور جنسی تشدد سے بچانے کے لیے کوئی لائحہ عمل یا ایکشن پلان تیار کیا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991ء کے سیکشن 5 کے تحت کیا پنجاب کمیٹی برائے حقوق اطفال کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اگر یہ کمیٹی قائم ہے تو اس کے سرکاری وغیر سرکاری ممبران کون ہیں؟

(تاریخ وصولی 07 فروری 2014 تاریخ ترسیل 22 اپریل 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991ء کے تحت اس قانون کا اطلاق establishments پر ہوتا ہے جس کی تعریف سیکشن (v)2 میں یہ دی گئی ہے کہ اس میں دکان، کمرشل establishments، ورکشاپ، کارخانہ جات، فارم، رہائشی ہوٹل اور restaurants شامل ہیں اور مالک یعنی owner وہ ہے جو مذکورہ establishment میں مکمل کنٹرول رکھتا ہو۔ اس وضاحت کے بعد اس بات کا بخوبی ادراک کیا جا سکتا ہے کہ گھریلو بچہ مزدوری قانون مذکورہ کے تحت establishment کی تعریف میں نہیں آتی اور نہ ہی گھریلو مالکان occupier قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اندریں حالات گھریلو بچہ مزدوری کو ممنوعہ شعبہ جات کی فہرست میں قانونی طور پر شامل نہیں کیا جا سکتا۔ مزید عرض ہے کہ اس کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے کہ گھروں میں بچوں کی ملازمت کو چیک کرنے کے لئے لازمی طور پر ایک علیحدہ قوت نافذہ یعنی separate enforcement mechanism کی ضرورت ہو گی چونکہ چادر اور چار دیواری کے مسائل پیدا ہونے اور اس کے تقدس کے پامال ہونے کا احتمال شدت کے ساتھ موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ لیبر انسپکٹرز کے ذریعے گھروں میں معائنہ جات بے شمار لاینحل مسائل یعنی multiple problems کو جنم دے سکتے ہیں۔ ان تمام گھمبیر مسائل کو حل کرنے کے لئے علیحدہ قانون سازی کی ضرورت ہے جس کا بنیادی مقصد گھریلو بچہ مزدوری کے مسئلے کو بطریق احسن حل کرنا ہو۔

(ب) بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991ء کے تحت صنعتی و تجارتی اداروں میں لیبر قوانین کے منافی بچوں کی ملازمت ایک قابل سزا جرم ہے۔ لیکن یہ قانون گھریلو بچہ مزدوروں کو ذہنی، جسمانی اور جنسی تشدد سے بچانے کے لئے نہیں بنایا گیا بلکہ اس کا بنیادی مقصد Employment of Children Act, 1991 کے تحت ممنوعہ شعبہ جات میں بچوں کی عدم شرکت کو یقینی بنانا ہے اور دیگر شعبہ جات میں کام کرنے کے حالات کار کو سہل اور آسان بنانا ہے۔ تاہم گھریلو بچہ مزدوروں کو ذہنی، جسمانی اور جنسی تشدد سے بچانے کے لئے دیگر ادارے کام کر رہے ہیں جن میں Child Protection Bureau اور سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت کام کرنے والے

کچھ ادارے سر فہرست ہیں۔جہاں تک Employment of Children Act, 1991 کے تحت لیبر ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کا تعلق ہے اس کا ایک اجمالی جائزہ درج ذیل ہے:۔

صوبہ پنجاب میں جنوری 2010ء سے لے کر اپریل 2014ء تک Child Labour کے حوالے سے محکمہ محنت نے 598565 معائنہ جات کئے ہیں جن کے نتیجے میں قوانین بابت Child Labour کی مختلف دفعات کے تحت 6339 خلاف ورزیاں متعلقہ فیلڈ افسران نے رپورٹ کیں اور انجام کار درج بالا قانون کی خلاف ورزی پر آجران کے خلاف 6339 چالان درج کروائے گئے۔ مجاز عدالتوں نے تادم تحریر -/1202000 روپے جرمانہ عائد کیا ہے اور یہ ایک لگا تار عمل ہے جو کہ ہمہ وقت جاری رہتا ہے۔ حکومت پاکستان نے کنونشن نمبر 138 برائے کم عمری اور کنونشن نمبر 182 برائے Worst Forms of Child کو Ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔آئین پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔ درج بالا آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔Factories Act کے سیکشن 50 کے تحت اور Shops Ordinance سیکشن 20 کے تحت چائلڈ لیبر قوانین کو مزید مؤثر اور ILO متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جو کہ ابھی سہ فریقی مشاورت کے مرحلے میں ہے البتہ اس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ان قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے Child Labour کے خاتمے کے ضمن میں بعض اضلاع میں کچھ ADP Schemes کا اجراء بھی کیا ہے۔ جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ایسے تمام اقدامات کا مختصر جائزہ ذیل میں درج ہے:۔

چائلڈ لیبر یعنی بچوں کی مشقت کا خاتمہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ صوبہ پنجاب میں چائلڈ اور بانڈڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے ترقیاتی منصوبہ جات پر خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ حال ہی میں

ایک جامع منصوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے ساڑھے پانچ ارب سے زائد لاگت کا منظور ہو چکا ہے۔اس سے قبل 500 ملین کے تین ترقیاتی منصوبے درج ذیل مخصوص اضلاع میں جاری ہیں:۔

چکوال، جہلم، جھنگ، لیہ، لاہور، قصور، فیصل آباد، گجرات، بہاول پور اور سرگودھا

درج بالا منصوبہ جات کے تحت بچوں کے لئے غیر رسمی سکول، بڑوں کے لئے تعلیم بالغاں سنٹرز، چھوٹے قرضہ جات، پیشہ وارانہ تربیت اور مثالی ورک پلیسس Model Work Places جیسے اہداف شامل ہیں۔ان ADP Schemes کی تفصیل بطور ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید عرض ہے کہ پنجاب لیبر پالیسی 2014ء میں بھی چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے مربوط اور جامع حکمت عملی شامل ہے۔ حالیہ منعقدہ ساؤتھ ایشیاء لیبر کانفرنس جو کہ اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس ہے میں بھی چائلڈ لیبر کے متعلق حکومت کے اقدامات اور اس کے خاتمے کے لیے بین الاقوامی ماہرین کی موجودگی میں معاملات زیر بحث رہے۔

(ج) بچوں کی مزدوری کے قانون مجریہ 1991ء کے سیکشن 5 کے تحت پنجاب کمیٹی برائے حقوق اطفال کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ نوٹیفیکیشن کی کاپی بطور ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 جون 2014)

ضلع اوکاڑہ: تفریحی مقامات کی تفصیلات

*3196: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) ضلع اوکاڑہ میں بالخصوص ہیڈ سلیمانکی میں ٹورسٹ کے لئے کتنے تفریح مقامات ہیں؟

(ب) کیا حکومت ضلع اوکاڑہ میں موجود تفریح مقامات کو جدید تقاضوں کے مطابق اپ ڈیٹ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں مزید کوئی ٹورسٹ ریزاٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 24 فروری 2014)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ہیڈ سلیمانکی جو کہ اوکاڑہ شہر سے تقریباً 40 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ بنیادی طور پر دریائے ستلج پر آبپاشی کا ایک منصوبہ ہے۔ جس نے وقت گزرنے کے ساتھ ایک تفریحی مقام کی حیثیت حاصل کر لی ہے اس کے علاوہ اس مقام پر محکمہ جنگلات و ماہی پروری نے وائلڈ لائف پارک بھی بنایا ہوا ہے۔

جہاں تک ضلع اوکاڑہ میں دیگر تفریحی مقامات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں محکمہ YASAT کے زیر انتظام چاکر خان رند کا مقبرہ قابل ذکر ہے۔ یہ مقبرہ ست گرہ کے مقام پر واقع ہے اس مقبرہ پر مقامی طور پر بھی سالانہ عرس منعقد کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بارڈر پر Flag Lowering کی تقریب بھی ایک تفریحی تقریب ہے۔

(ب) جہاں تک تفریحی مقامات کو جدید تقاضوں کے مطابق اپ ڈیٹ کرنے کا تعلق ہے تو محکمہ YASAT نے چاکر خان رند کے مقبرہ کو توسیع دینے کا منصوبہ بنایا ہے۔

(ج) ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب ضلع اوکاڑہ میں ابھی کوئی ریزارٹ بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے تاہم اگر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کسی مناسب جگہ کا تعین کرے گی تو اس پر ضرور عمل درآمد کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 17 مارچ 2014)

سرگودھا: محکمہ محنت کے سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*3904: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کل کتنے بوائز اور گرلز سکول ہیں جو پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت کام کر رہے ہیں اور یہ سکولز کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان تمام سکولوں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف کی منظور شدہ کتنی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں۔ علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سکولوں کو سال 12-2011ء اور 13-2012ء میں کل کتنے فنڈز دیئے گئے اور یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 11 فروری 2014 تاریخ ترسیل 22 اپریل 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع سرگودھا میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت درج ذیل 2 سکول کام کر رہے ہیں:

نمبر شمار سکول کا نام اور ایڈریس

1 ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) S-B/23 A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا

2 ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) S-B/23 A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا

(ب) ان سکولوں میں ٹیچنگ کی 34 اور نان ٹیچنگ سٹاف کی 34 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ اور یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ الف میں ملاحظہ فرمائیں, جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں کو سال 12-2011 اور 13-2012 میں دیئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے ۔ جبکہ اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ب) اور (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

نمبر شمار	سکول کا نام	سال 12-2011		سال 13-2012	
		فنڈز	اخراجات	فنڈز	اخراجات
1	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا	1 کروڑ 21 لاکھ 94 ہزار (12,194,000)	1 کروڑ 9 لاکھ 70 ہزار 4 سو 45 (10,970,445)	1 کروڑ 20 لاکھ 77 ہزار 2 سو 56 (12,077,256)	1 کروڑ 20 لاکھ 77 ہزار 2 سو 56 (12,077,256)
2	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا	1 کروڑ 18 لاکھ 66 ہزار (11,866,000)	94 لاکھ 90 ہزار 7 سو 6 (9,490,706)	1 کروڑ 19 لاکھ 10 ہزار 6 سو 26 (11,910,626)	1 کروڑ 15 لاکھ 32 ہزار 8 سو 29 (11,532,829)

یہ فنڈز ورکرز ویلفیئر سکولوں میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہوں اور زیرِ تعلیم صنعتی مزدوروں کے بچوں کو درج ذیل سہولیات مفت فراہم کرنے پر خرچ کئے جاتے ہیں۔

(الف) یونیفارم (موسم سرما اور گرما کیلئے)

(ب) ٹرانسپورٹ (گھر سے سکول اور سکول سے گھر پہنچانے کیلئے)

(ج) درسی کتب

(د) کاپیاں

(ہ) سٹیشنری

نوٹ: اس وقت بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا کے ورکرز ویلفیئر سکولوں میں کل 638 صنعتی کارکنان کے بچوں کو مفت تعلیم دی جارہی ہے۔

نمبر شمار	سکول کا نام	بچوں کی تعداد
1	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا	334
2	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) S-B/23/A چوک بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا	304
	ٹوٹل	638

(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2014)

پاکپتن: چک نمبر 30/ای بی میں گراؤنڈ کی فراہمی کا مسئلہ

*3824: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن کے چک ای بی/30 کدپورہ میں کھیلنے کی کوئی گراؤنڈ نہ ہے؟

(ب) کیا مذکورہ چک میں گورنمنٹ کھیلوں کے فروغ کے لئے کوئی گراؤنڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 30 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) جی ہاں یہ بالکل درست ہے کہ چک ای ی 30 کدپورہ میں کھیلنے کی کوئی گراؤنڈ نہ ہے۔

(ب) چک ای بی 30 میں گورنمنٹ کھیلوں کے فروغ کے لیے بہت جلد گراؤنڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اگست 2014)

لاہور: نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات

*4190: محترمہ کنول نعمان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نواز شریف سوشل سیکورٹی ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کل کتنی اسامیاں ہیں، شعبہ وائز تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال میں گائناکالوجسٹ ڈاکٹرز کی کمی ہے جس سے خواتین مریضوں کو مشکلات پیش آرہی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈاکٹروں کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

(تاریخ وصولی 17 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 2 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، ملتان روڈ، لاہور میں ڈاکٹرز حضرات کی کل منظور شدہ آسامیاں 176 ہیں جن میں سے 168 ڈاکٹر کام کر رہے ہیں جبکہ 08 آسامیاں خالی ہیں۔

ہسپتال ہذا کے مختلف شعبہ جات میں ادارہ سماجی تحفظ کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں جیسا کہ اوپر دی گئی تفصیل میں بیان کیا گیا ہے کہ گائنی ڈیپارٹمنٹ میں ادارہ سماجی تحفظ کے تحت کام کرنے والے گائناکالوجسٹ کی تعداد 03 ہے جو کہ ہسپتال میں گائنی کے حوالے سے آنے والے مریضوں کے لیے کافی ہے لہذا ہسپتال ہذا میں گائناکالوجسٹ ڈاکٹرز کی کوئی کمی نہیں ہے۔

(ج) کیونکہ ہسپتال ہذا کے گائنی ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹروں کی کوئی کمی نہیں لہذا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹروں کی بھرتی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 ستمبر 2014)</u>

<u>ساہیوال: کھیل کے گراونڈ سے متعلقہ تفصیلات</u>

*3871: <u>محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:</u> کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کی حدود میں کس کس کھیل کے گراونڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس ضلع کی حدود میں حکومت کس کس کھیل کے گراونڈ کہاں کہاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سال 12-2011ء اور 13-2012ء کے دوران ان گراونڈز پر کتنی رقم کون کون سے کام پر خرچ کی گئی؟

(د) سال 14-2013ء میں کتنی رقم ان گراونڈ کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ہ) اس ضلع کی حدود میں خواتین کے لئے کس کس جگہ کھیلوں کے گراونڈز کس کس کھیل کے ہیں؟

(و) حکومت اس ضلع میں خواتین کے لئے مزید کتنے گراونڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 فروری 2014   تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف)ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال کے زیر کنٹرول گراؤنڈز:۔

1۔ شیخ ظفر علی سٹیڈیم ساہیوال	(اتھلیٹکس)
2۔ سپورٹس ہاکی گراؤنڈ ساہیوال	(ہاکی)
3۔ جمخانہ کرکٹ کلب ساہیوال	(کرکٹ)
4۔ڈسٹرکٹ جمنیزیم ساہیوال	(ان ڈور تمام گیمز)
5۔ مظفر قادر باسکٹ بال کورٹ ساہیوال	(باسکٹ بال)
6۔ مظفر قادر بیڈ منٹن ہال ساہیوال	(بیڈ منٹن)
7۔جناح سٹیڈیم ساہیوال	(کرکٹ)
8۔رائے علی نواز فٹ بال گراؤنڈ فرید ٹاؤن ساہیوال	(فٹ بال)
9۔جناح سوئمنگ پول ساہیوال	(سوئمنگ)
10۔ایگلز فٹ بال گراؤنڈ	فٹ بال)
11۔رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی	(کرکٹ / کبڈی)
12۔ باسکٹ بال کورٹ چیچہ وطنی	(باسکٹ بال)
13۔رائے علی نواز سوئمنگ پول چیچہ وطنی	(سوئمنگ)

(ب)1۔ ظفر علی سٹیڈیم سنتھیٹک اتھلیٹکس ٹریک / فٹ بال گراؤنڈ

2۔کرکٹ سٹیڈیم کمیر تحصیل و ضلع ساہیوال

3۔فٹ بال گراؤنڈ95/6-R تحصیل و ضلع ساہیوال

4۔فٹ بال سٹیڈیم91/6-R تحصیل و ضلع ساہیوال

5۔فٹ بال گراؤنڈ96/6-R تحصیل و ضلع ساہیوال

6۔فٹ بال گراؤنڈ92/6-R تحصیل و ضلع ساہیوال

(ج)1۔ڈسٹرکٹ جمنیزیم ساہیوال 66.856 ملین

2۔ایگلز فٹ بال کلب ساہیوال 6.580ملین

3۔فٹ بال گراؤنڈ کی لیولنگ،پول، گراس / باسکٹ بال نیا کورٹ،Steps / 6.037ملین

بیڈ منٹن نیا کورٹ گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال

(د)ان گراؤنڈز اور جمنیزیم پر کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(ہ)ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال کے جو موجودہ گراؤنڈز ہیں ان گراؤنڈز میں خواتین کے بھی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ جمنیزیم جو کہ پنجاب گورنمنٹ کی اے ڈی پی سکیم جو مکمل ہو چکی ہے اس میں خواتین کے لیے باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس،بیڈ منٹن بال، کراٹے کی سہولیات موجود ہیں اور سکولز کی لڑکیاں ریگولر پریکٹس کرتی ہیں۔اس کے علاوہ گرلز پائلٹ سکول، گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول فرید ٹاؤن، گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول جہاز گراؤنڈ، گورنمنٹ گرلز کالج ساہیوال میں درج ذیل کھیلوں کے گراؤنڈز موجود ہیں۔

1۔اتھلیٹکس 2۔باسکٹ بال 3۔والی بال 4۔نیٹ بال 5۔لان ٹینس 6۔ہاکی 7۔ہینڈ بال

(و)حکومت ضلع ساہیوال میں خواتین کی سپورٹس کے فروغ کے لیے سنتیھٹک ٹریک ظفر علی سٹیڈیم ساہیوال ہاکی گراؤنڈ کو مزید ڈویلپ کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔اسی طرح گورنمنٹ گرلز ہائی سکول L-9/90میں گورنمنٹ ہاکی گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21اکتوبر 2014)</u>

<u>ساہیوال میں فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4304: <u>محترمہ نبیلہ حاکم علی خان</u>: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی فیکٹریاں / کارخانے اور ادارے محکمہ محنت کے پاس رجسٹرڈ ہیں؟

(ب)ان فیکٹریوں / کارخانوں اور اداروں سے اس وقت محکمہ کس کس مد میں رقم وصول کر رہا ہے؟

(ج) محکمہ ان میں کام کرنے والے ملازمین کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 21 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) محکمہ محنت کے تحت ضلع ساہیوال میں 845 فیکٹریاں / کارخانے اور ادارے رجسٹر ہیں۔

(ب) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ سماجی تحفظ، ضلع ساہیوال میں قائم رجسٹر ڈ فیکٹریوں / کارخانوں اور صنعتی اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن اور ایجوکیشن سیس کی مد میں رقم وصول کر رہا ہے۔

(ج) محکمہ محنت کے تحت ضلع ساہیوال میں فیکٹریوں میں کام کرنے والے ورکرز کے لیے ایک لیبر کالونی بنائی گئی ہے۔ کالونی کا رقبہ 10.78 ایکٹر ہے۔ لیبر کالونی ساہیوال 295 رہائشی پلاٹس پر مشتمل ہے۔ یہ ورکرز کو 1998ء میں ماہانہ اقساط کی بنیاد پر الاٹ کی گئی۔ علاوہ ازیں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے ملازمین کو:۔

I. ان کی تمام بچیوں کی شادی پر میرج گرانٹ بحساب ایک لاکھ روپے مہیا کرتا ہے۔

II. دوران سروس وفات پانے والے صنعتی کارکنان کے لواحقین کو ڈیتھ گرانٹ بحساب پانچ لاکھ روپے فی کیس مہیا کرتا ہے۔

III. ان کے بچوں کو ورکرز ویلفیئر سکولز میں میٹرک تک مفت تعلیم مہیا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ کتابیں، کاپیاں، سٹیشنری، یونیفارم اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات بھی مفت فراہم کرتا ہے۔

IV. میٹرک کے بعد تعلیم حاصل کرنے والے ملازمین اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف کے علاوہ داخلہ فیس، ٹیوشن فیس، ٹرانسپورٹ چارجز، ہوسٹل و میس چارجز، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، لائبریری فیس، کمپیوٹر فیس اور لیب فیس کی رقم مہیا کرتا ہے۔

تعلیمی وظائف کی شرح درج ذیل ہے۔

درجہ بندی	تعلیمی معیار	وظائف کی شرح
1	انٹرمیڈیٹ یا مساوی تعلیم	سولہ سو روپے ماہوار (Rs.1600)

2	گریجوایشن یامساوی تعلیم	پچیس سوروپے ماہوار(Rs.2500)
3	پوسٹ گریجوایشن یامساوی تعلیم	پینتیس سوروپے ماہوار(Rs.3500)

مزید برآں محکمہ محنت کے ذیلی ادارے سماجی تحفظ کی طرف سے اپنے تحفظ یافتہ کارکنان کو دی جانے والی سہولیات کی تفصیل ضمیمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2014)

پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول کے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3955: محترمہ شمیلہ اسلم: کیاوزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول 2014ء کے تحت ضلع وہاڑی کو کتنے فنڈز دیئے گئے؟

(ب) یہ فنڈز کس کس مد میں خرچ کئے گئے، کتنی رقوم کھلاڑیوں میں تقسیم ہوئی اور دیگر اخراجات کہاں کہاں کئے گئے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول کو منعقد کروانے کے لئے ضلعی اور تحصیل لیول پر جو کمیٹیاں بنائی گئیں، ان کی تعداد اور تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کیا ان میں خواتین ممبرز کو بھی نمائندگی دی گئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ضلعوں کو جو فنڈز دیئے گئے وہ صرف ضلعی حکومت کے انڈر چلنے والے محکموں پر خرچ کیے گئے جبکہ پنجاب حکومت کے تحت چلنے والے اداروں کو اس میں سے کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی، اگر جواب اثبات میں ہے تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی فنڈز نہ دیئے ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے حکومت پنجاب کی پالیسی کے تحت سپورٹس بورڈ پنجاب کی گائیڈ لائن کے مطابق پنجاب یوتھ فیسٹیول 2014ء کے سلسلے میں -/4088500 روپے (40لاکھ 88ہزار 5سو) دیئے گئے۔

(ب) یہ فنڈز ضلع سطح پر ہونے والے مقابلہ جات، افتتاحی و اختتامی تقریبات، سامان سپورٹس، یونیفارم، انعامات، اعزازیہ ریفری و ججز وغیرہ کے سلسلے میں خرچ کئے گئے شامل ہیں۔ انٹر ڈسٹرکٹ ملتان ڈویژن مقابلہ جات کے لیے کھلاڑیوں سکولز (بوائز اینڈ گرلز) کالجز (بوائز اینڈ گرلز) اور جنرل پبلک کے ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئے اور ضلعی و ڈویژن سطح پر اول، دوئم آنے والے کھلاڑیوں کو مبلغ -/419600 (4لاکھ 19ہزار 6سو) روپے کیش پرائز دیئے گئے۔

(ج) پنجاب یوتھ فیسٹیول کے انعقاد کے سلسلے میں ضلع وہاڑی میں گاؤں اور محلہ سطح پر 914 سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل تشکیل دی گئیں۔ یونین کونسل کی سطح پر 89 سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل اور 89 ہی ایگزیکٹو کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور ضلع کی تین تحصیلوں میں 3 تحصیل سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل اور 3 ایگزیکٹو کمیٹی تحصیل سپورٹس کونسل جبکہ ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل اور ایگزیکٹو کمیٹی ڈسٹرکٹ سپورٹس کونسل تشکیل دی گئی۔ ہر سطح پر ہر کونسل میں سپورٹس بورڈ پنجاب کی ہدایت کے مطابق خواتین کو نمائندگی دی گئی۔

(د) ضلعی حکومت کو حکومت پنجاب کی جانب سے سالانہ فنڈز جاری ہوتے ہیں۔ ضلعی حکومت وہاڑی کے کل سالانہ بجٹ میں سے 2% سپورٹس فنڈ اور 2% یوتھ آفیئر فنڈ مختص کیا جاتا ہے، جس میں سے ضلعی حکومت ڈسٹرکٹ سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل وہاڑی کو سپورٹس بورڈ پنجاب کی گائیڈ لائن کے مطابق ڈی سی او صاحب کی منظوری سے پنجاب یوتھ فیسٹیول اور دیگر سپورٹس مقابلوں کے لئے گرانٹ ریلیز کرتی ہے اور دیگر صوبائی محکموں کو بھی حکومت کی ہدایت کے مطابق فنڈز جاری کیے جاتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2014)</u>

<u>گوجرانوالہ: سوشل سکیورٹی ہسپتال سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4446: محترمہ ناہید نعیم: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں کون کون سے شعبہ جات ہیں، ہر شعبہ میں منظور شدہ اسامیوں اور کونسی اسامی کب سے خالی ہے؟

(ب) جن منظور شدہ اسامیوں پر عملہ تعینات نہ ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں نیز خالی اسامیوں کو حکومت کب تک پر کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ بالا ہسپتال میں علاج کی فراہمی کا معیار کیاہے نیزاہل مریضوں کو کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(د) ہسپتال ہذا میں Missing Facilities کی تفصیلات کیا ہیں، ان کو پورا کرنے کا حکومتی منصوبہ کیاہے؟

(تاریخ وصولی 02 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں اس وقت 20 شعبہ جات کام کررہے ہیں ان شعبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام شعبہ جات
1	انتہائی نگہداشت یونٹ
2	شعبہ ایمرجنسی
3	شعبہ میڈیکل
4	شعبہ سرجری
5	شعبہ گائنی
6	شعبہ ہڈی جوڑ
7	شعبہ ناک، کان، گلا
8	شعبہ لیبارٹری

9	شعبہ نرسری نوزائیندگان
10	شعبہ برائے آنکھ
11	شعبہ جلدی امراض
12	شعبہ برائے ایکسرے الٹرا ساؤنڈ
13	شعبہ نفسیات / ذہنی امراض
14	شعبہ ٹی بی وامراض سینہ
15	شعبہ امراض دندان
16	شعبہ بچگان
17	شعبہ فزیو تھراپی
18	شعبہ امراض دل
19	شعبہ برائے امراض گردہ مثانہ
20	آپریشن تھیٹر

مذکورہ بالا شعبہ جات میں منظور شدہ آسامیوں اور خالی آسامیوں کی تفصیل ‏"ضمیمہ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) خالی آسامیوں پر بھرتی حکومت کی پالیسی کے مطابق حکومت کی اجازت سے ہوتی ہے اور خالی آسامیوں کو سوشل سکیورٹی ہیڈ آفس اخبارات میں مشتہر کرتا ہے اور جب بھی حکومت کی طرف سے اجازت ملتی ہے تو ان آسامیوں پر وقتاً فوقتاً بھرتی ہوتی رہتی ہے اور جونہی حکومت موجودہ خالی آسامیوں پر بھرتی کا حکم دے گی تو آسامیوں پر بھرتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) ادارہ سوشل سکیورٹی تحفظ یافتہ کارکنان اور اُن کے لواحقین کو ہسپتال ہذا میں جامع اور اعلیٰ معیار کی سہولیات مہیا کر رہا ہے۔ ادارہ ہذا میں فراہم کی جانے والی علاج معالجہ کی سہولیات کسی بھی طرح سرکاری ہسپتالوں میں مہیا کی جانے والی سہولیات سے کم نہ ہیں۔ حال ہی میں حکومت پنجاب کے قائم کردہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن (PUNJAB HEALTH CARE COMMISSION) کی ایک ٹیم نے گوجرانوالہ کے تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں کا تفصیلی معائنہ

کیااور معائنے کے بعد اپنی حالیہ رپورٹ میں معیار کے لحاظ سے سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ کو بہترین ہسپتال قرار دیا ہے۔اس ہسپتال میں مریضوں کو تمام شعبہ جات میں عمدہ معیار کی طبی سہولیات فراہم کرنے کی بناء پر سب ہسپتالوں سے زیادہ% 64.7 نمبر دے کر بہترین ہسپتال کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔

(د)سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں درج ذیل شعبہ جات موجود نہ ہیں۔

۱۔ سی سی یو

۲۔کارڈیک سرجری

۳۔نیوروسرجری

۴۔آنکالوجی (کینسر ڈیپارٹمنٹ)

سوشل سکیورٹی ہسپتال گوجرانوالہ میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لیے آنے والے تحفظ یافتہ مریض کارکنان یاان کے لواحقین کولاہور میں قائم کردہ60 بستروں پر مشتمل رحمت اللعالمین سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وکارڈیک سرجری میں ریفر کر دیا جاتا ہے جو تمام ضروری آلات سے لیس ہے اور مستند عملہ ہمہ وقت مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے موجود ہوتا ہے۔جبکہ نیورو سرجری اور آنکالوجی کے مریضوں کو دوسرے سرکاری یاپرائیویٹ ہسپتالوں میں ریفر کر دیا جاتا ہے اوران کے علاج معالجہ کے اخراجات محکمہ خود برداشت کرتا ہے۔

مزید براں ہسپتال ہذامیں جو شعبہ جات موجود نہ ہیں اُن کا منصوبہ سوشل سکیورٹی ہیڈآفس لاہور میں بجٹ کو سامنے رکھتے ہوئے تخمینہ لگایا جاتا ہے اور محکمہ کے بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے شعبہ جات کے منصوبہ جات بنتے رہتے ہیں اور سہولیات وقتاًفوقتاًفراہم کی جاتی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب13اکتوبر2014)</u>

<u>فیصل آباد: سپورٹس سٹیڈیم کے لئے مختص شدہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*4205: میاں طاہر</u>: کیاوزیرامور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) سپورٹس سٹیڈیم کی دیکھ بھال کرنے کے لئے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان سٹیڈیم کے سال 14-2012ء میں کتنا فنڈز مختص کیا گیا ہے؟

(د) مختص شدہ فنڈ سے سٹیڈیم میں کون کون سی کھیلیں منعقد کروائی گئی ہیں اور بقایا فنڈ کتنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں آبادی کے تناسب سے ہاکی، فٹ بال، والی بال، کرکٹ، کبڈی و دیگر کھیلوں کے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 17 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 2 جون 2014)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) فیصل آباد شہر میں مندرجہ ذیل سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ ہیں۔

اسٹیڈیمز

1۔ اقبال اسٹیڈیم، فیصل آباد 2۔ ہاکی اسٹیڈیم، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد

گراؤنڈز

1۔ بوہڑانوالی کرکٹ گراؤنڈ، نزد باغ جناح، کلب روڈ، فیصل آباد

2۔ دھوبی گھاٹ گراؤنڈ، نڑوالا چوک، فیصل آباد

3۔ الفتح فٹبال گراؤنڈ، ستیانہ روڈ، پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد

4۔ پولو گراؤنڈ، نزد عبداللہ پور، فیصل آباد

5۔ مدینہ فٹبال گراؤنڈ، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد

(ب) 1۔ اقبال ٹاؤن فیصل آباد کی دیکھ بھال کرنے کے لئے کل 35 ملازم کام کر رہے ہیں۔

2۔ ہاکی اسٹیڈیم، فیصل آباد کی دیکھ بھال کے لئے 11 ملازم کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان سٹیڈیم کے لیے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔

(د) پنجاب یوتھ فیسٹیول کے دوران تحصیل سطح، ضلعی سطح اور ڈویژن کی سطح کے کرکٹ اور ہاکی کے تمام مقابلہ جات ان اسٹیڈیمز میں ہی منعقد ہوئے ہیں۔اس کے علاوہ مختلف کلب بھی ان اسٹیڈیمز میں کھیلتے ہیں۔

(ہ) جی ہاں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام ADP کے تحت آبادی کے تناسب سے کھیلوں کے گراؤنڈز کی تعمیر کی جارہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اکتوبر 2014)

گلشن لیبر کالونی گوجرانوالہ میں ووکیشنل سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4447: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلشن لیبر کالونی گوجرانوالہ میں سرکاری اراضی خواتین کے ووکیشنل سنٹر کے لئے مختص شدہ ہیں جو 25 سال سے خالی پڑی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا پلاٹوں پر ووکیشنل سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 02 اپریل 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) جی ہاں مذکورہ جگہ بی بلاک اور پی بلاک کے درمیان ہے اور اس کا کل رقبہ 8 مرلہ ہے۔

(ب) مذکورہ بالا پلاٹ پر ووکیشنل ٹریننگ انسیٹیوٹ بنانے کے لیے PVTC کو پیشکش کردی گئی ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اکتوبر 2014)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: شاہین سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

*4247: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شاہین سٹیڈیم کے نام سے ضلع کا واحد فٹ بال سٹیڈیم جھنگ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ پر واقع تھا؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس سٹیڈیم میں موجود باسکٹ بال گراؤنڈ کو مکمل ختم کر کے اور فٹ بال گراؤنڈ کے داخلی راستے شائقین کے بیٹھنے کے لئے بنائی گئی، سیڑھیوں اور گراؤنڈ کے ایک حصے پر قبضہ کر کے ماڈل بازار قائم کر دیا گیا ہے کیا گراؤنڈ کی یہ تباہی محکمہ کی اشیر باد سے ہوئی ہے؟

(ج) کیایہ کھیل کے گراؤنڈ اور گرین بیلٹ کی حیثیت تبدیل نہ کرنے کے اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی نہیں ہے؟

(د) کیا محکمہ نے ضلع کا واحد فٹ بال گراؤنڈ اور باسکٹ بال گراؤنڈ ختم کیے جانے کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے یا متبادل گراؤنڈ بنانے کے لیے کوئی اقدامات کئے ہیں، اگر کئے ہیں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) یہ درست ہے کہ شاہین فٹ بال گراؤنڈ اپنی جگہ پر موجود ہے اور فٹ بال کھیلنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع بھر میں کئی دوسرے نجی فٹ بال گراؤنڈ موجود ہیں۔

(ب) فٹ بال گراؤنڈ موجود ہے تاہم گراؤنڈ کے ایک حصہ میں حکومت پنجاب کی ہدایت پر ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ماڈل بازار قائم کیا ہے تاہم شاہین گراؤنڈ میں باسکٹ بال گراؤنڈ نہ ہے البتہ فٹ بال گراؤنڈ میں علیحدہ جگہ پر باسکٹ بال گراؤنڈ بنایا جا سکتا ہے۔

(ج) گراؤنڈ کی حیثیت تبدیل نہ کی گئی ہے فٹ بال گراؤنڈ اپنی جگہ پر موجود ہے۔

(د) فٹ بال گراؤنڈ موقع پر موجود ہے اور وہاں روزانہ گیم ہو رہی ہے اور باسکٹ بال گراؤنڈ کے لئے جگہ موجود ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 ستمبر 2014)</u>

ضلع لاہور میں محکمہ محنت کے سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

4744*:ڈاکٹر مراد راس: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ محنت کے کتنے سکول کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب)ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وائز بتائیں اوران بچوں کو کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کل کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

(د)ان سکولوں میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ)ان اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل 7 جولائی 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع لاہور میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے درج ذیل چھ (06) سکول کام کر رہے ہیں:۔

نمبر شمار	سکول کا نام
1	ورکرز ویلفیئر ہائیر سیکنڈری سکول (طلباء) نشتر کالونی،لاہور
2	ورکرز ویلفیئر ہائیر سیکنڈری سکول (طالبات) نشتر کالونی،لاہور
3	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول نشتر کالونی،لاہور (مارننگ شفٹ)
4	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول نشتر کالونی،لاہور (ایوننگ شفٹ)
5	ورکرز ویلفیئر ہائیر سیکنڈری سکول (طلباء) ڈیفنس روڈ،لاہور
6	ورکرز ویلفیئر ہائیر سیکنڈری سکول (طالبات) ڈیفنس روڈ،لاہور

(ب)ان سکولوں میں بچوں کی تعداد 7234 ہے جن کی سکول وائز تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان بچوں کو درج ذیل سہولیات مفت فراہم کی جارہی ہیں:۔

(الف) یونیفارم(موسم سرمااور گرما کیلئے)

(ب) ٹرانسپورٹ(گھر سے سکول اور سکول سے گھر پہنچانے کیلئے)

(ج) درسی کتب

(د) کاپیاں

(ہ) سٹیشنری

(ج)ان سکولوں میں کل 7234 بچے زیر تعلیم ہیں جن کی تفصیل سکول وائز ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ان سکولوں میں اساتذہ کی 119 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)ان اسامیوں کو پرُ کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ کی سمری پر منظوری موصول ہو گئی ہے اوران اسامیوں کو میرٹ پر پرُ کرنے کی کاروائی زیر عمل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اکتوبر 2014)

بہاولنگر: سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

*4613: جناب محمد نعیم انور: کیاوزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پی پی 284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس میں کوئی ایک بھی سٹیڈیم موجود نہ ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے فورٹ عباس نے سٹیڈیم کے لیے رقبہ مختص کیاہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز سے تحصیل سپورٹس آفیسر کی سیٹ خالی ہے جس کی وجہ سے کھیل اور کھلاڑی دونوں متاثر ہو رہے ہیں؟

(د) کیا محکمہ تحصیل سپورٹس آفیسر تعینات کرنے اور سٹیڈیم کی تعمیر کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 17 مئی 2014 تاریخ ترسیل 26 جون 2014)

جواب

وزیر امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) یہ درست ہے کہ پی پی 284 بہاولنگر تحصیل فورٹ عباس میں کوئی ایک بھی سٹیڈیم موجود نہ ہے۔

(ب) جی نہیں ٹی ایم اے فورٹ عباس کے ریکارڈ کے مطابق سٹیڈیم کے لیے کوئی رقبہ مختص نہ ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ جون 2010ء سے تحصیل سپورٹس آفیسر کی پوسٹ خالی ہے۔

(د) ڈائریکٹوریٹ میں کل 129 تحصیل سپورٹس آفیسر کی اسامیاں موجود ہیں لیکن اس وقت محکمہ کے پاس 87 تحصیل سپورٹس آفیسرز تعینات ہیں خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھیجی جا رہی ہے جیسے ہی آفیسرز محکمہ میں تعینات ہونگے فورٹ عباس سمیت ساری خالی اسامیوں کو پر کر دیا جائے گا۔

سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے تحصیل فورٹ عباس میں ابھی کوئی جگہ مختص نہ ہے۔ جونہی سٹیڈیم کے لئے جگہ دستیاب ہوگی سٹیڈیم کے لیے سکیم تجویز کر دی جائے گی اور حکومت پنجاب سپورٹس کی ترقی کے لیے سٹیڈیم بنانے میں بڑی دلچسپی رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 ستمبر 2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکرز ویلفیئر بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

*4921: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کسی بھی ضلع میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت سکول قائم کرنے کے لئے طریق کار اور پیمانہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مزدوروں کے بچوں کے لئے محکمہ لیبر کی طرف سے کوئی تعلیمی سہولیات فراہم نہیں کی گئی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت مزدوروں کے بچوں کے لئے سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2014 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) کسی بھی ضلع میں ورکرز ویلفیئر سکول کے قیام کا پیمانہ درج ذیل امور پر منحصر ہے:

- متعلقہ ضلع میں 1934 فیکٹری ایکٹ کے تحت قائم شدہ انڈسٹریل یونٹس موزوں تعداد میں موجود ہونے چاہیں۔
- رجسٹرڈ ورکرز کی درج بالا انڈسٹریل یونٹس میں تعیناتی۔

ورکرز ویلفیئر بورڈ جائزہ کار پر مبنی رپورٹ متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر اور دیگر متعلقہ اداروں سے طلب کرتا ہے۔ اس رپورٹ کے تناظر میں ورکرز ویلفیئر بورڈ مطلوبہ سکول کے قیام کی منظوری کی سفارشات گورننگ باڈی یعنی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کو بھجوا دیتا ہے۔

گورننگ باڈی کی منظوری کے بعد میسر وسائل کی موجودگی میں کرایہ پر دستیاب عمارت یا نئی عمارت کی تعمیر پر ورکرز ویلفیئر سکول کا متعلقہ ضلع میں قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مزدوروں کے بچوں کے لئے محکمہ لیبر کی طرف سے ابھی تک کوئی سکول قائم نہیں کیا گیا۔ تاہم پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے دوران سال 14-2013 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ورکرز کے 165 بچوں کو سکالرشپ کی مد میں۔/5,457,251 روپے کی رقم ادا کی۔

(ج) فی الحال ایسا کوئی مطالبہ ورکرز یونینز / ورکروں یا دیگر ملحقہ اداروں کی جانب سے ورکرز ویلفیئر بورڈ کو موصول نہیں ہوا ہے۔ مطلوبہ اعداد و شمار پر مبنی رپورٹ / ڈیمانڈ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ورکرز ویلفیئر سکول کے قیام کی جانب پیش رفت ہو سکتی ہے۔ فی الوقت ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 اکتوبر 2014)

لاہور
مورخہ 9 دسمبر 2014ء

رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری

بروز جمعرات 11 دسمبر 2014 محکمہ جات:۔ 1۔امور نوجوان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت اور 2۔ محنت وانسانی وسائل کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ عائشہ جاوید	121۔345
2	محترمہ راحیلہ انور	765۔1185
3	جناب فیضان خالد ورک	1200
4	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2425۔2426
5	جناب احمد شاہ کھگہ	1365۔3824
6	ڈاکٹر نوشین حامد	2670
7	چوہدری اشرف علی انصاری	3833
8	محترمہ فوزیہ ایوب قریشی	2906
9	ڈاکٹر عالیہ آفتاب	3889
10	میاں خرم جہانگیر وٹو	3196
11	محترمہ حنا پرویز بٹ	3904
12	محترمہ کنول نعمان	4190
13	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	3871۔4304
14	محترمہ شمیلہ اسلم	3955
15	محترمہ ناہید نعیم	4446۔4447
16	میاں طاہر	4205

17	جناب امجد علی جاوید	4921۔4247
18	ڈاکٹر مراد راس	4744
19	جناب محمد نعیم انور	4613